9054 ـ انتہائی اور اشد ضرورت کی بنا پر سودی قرض حاصل کرنے کا حکم

سوال

اشد ضرورت کی بنا پر بنك سے سودی قرضہ لینے کا حکم کیا ہے؟ مثلا یونیورسٹی کی تعلیم جاری رکھنے کے لیے یا پھر کنبہ کے سربراہ کا گاڑی خریدنے کے لیے، یا فیملی کے لیے گھر خریدنے کے لیے، یہ علم میں رہے کہ قرض لینے والا کوئی ایسا شخص نہیں پاتا جو اسے بغیر فائدہ کے قرض دے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

اول:

سود جہاں بھی پایا جائے اور کسی بھی صورت میں ہو حرام ہے، صاحب مال پر جس صورت میں بھی ہو اور جو اس سے فائدہ پر قرض حاصل کرے چاہے قرضہ لینے والا فقیر ہو یا مالدار، حرام ہے اور دونوں پر اس کا گناہ ہے، بلکہ ان میں سے ہر ایك شخص ملعون ہے، اور جس نے بھی لکھ کر یا گواہی دے کر ان کا تعاون کیا وہ بھی سود کی حرمت پر دلالت کرنے والی احادیث کی رو سے ملعون ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اسی طرح کھڑے ہونگے جس طرح شیطان کے چھونے سے خبطی بن جانے والا شخص کھڑا ہوتا ہے، یہ اس لیے کہ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے تجارت کو حلال کیا اور سود حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالی کی نصیحت سن کر رك گیا اس کے لیے وہ جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کی طرف ہے، اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے، اللہ تعالی سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے، اور اللہ تعالی کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا البقرۃ (275 ـ 276).

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سونا سونے کے ساتھ، اور چاندی چاندی کے ساتھ، اور جو جو کے ساتھ، اور کھجور کھجور کے ساتھ، مثل بمثل اور برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ اور جس نے بھی زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود لیا"

اسے مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے.

اور جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں کہا:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور اور سود کھلانے والے، اور اسے لکھنے والے، اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں" صحیح مسلم .

اور جو کوئی فقر کے ساتھ کام کرنے سے بھی قاصر اور عاجز ہو اس کے لیے سوال کرنا اور زکاۃ لینا، اور اجتماعی ضمان حاصل کرنا حلال ہو جاتا ہے.

دوم:

مسلمان شخص کے لیے بنك یا کہیں اور سے 5 % یا 10 % یا اس سے زیادہ یا کم فیصد فائدہ پر قرض حاصل کرنا جائز نہیں، چاہے وہ فقیر ہو یا مالدار ، اس لیے کہ یہ سود میں شامل اور کبیرہ گناہ ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے اسے مباح اور کام کے ذریعہ حلال کمائی کے ذریعہ اس حرام سے بے پرواہ کر دیا ہے، یا تو وہ اعمال والوں کے ہاں مزدوری کر لے، یا پھر کسی سرکاری مباح کام میں ملازمت کر لے، یا پھر کسی دوسرے کے مال میں مضاربت پر معلوم منافع پر تجارت کر لے .